بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے، دنیا کے عمومی حالات اور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے رمضان المبارک میں دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07؍اپریل 2023ء بمقام بیت الفتوح، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دین و شریعت کو کامل اور مکمل کیا تو قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کہ آج کے دن مَیں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور مَیں نے اسلام کو تمہارے لیے دین کے طور پر پسند کر لیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُن کے لیے ایک کامل اور مکمل شریعت عطا فرمائی۔ یہ دعویٰ صرف اسلام کا ہے کسی دوسرے مذہب کا نہیں کہ اب آخری دین اسلام ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہئے تو اسلام قبول کئے بغیر اس کی تعلیم پر عمل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ قرآنی تعلیم ہی ہے جو اب انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کا واحد ذریعہ ہے بلکہ یہ تعلیم اس قدر کامل ہے کہ مادی ترقی کے راستوں کے لئے بھی یہی تعلیم ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اِس تعلیم کے متعلق اَكْمَلْتُ کا اعلان فرماتا ہے تو اُس کا مطلب ہے کہ انسان کی تمام تر صلاحیتیں خواہ اخلاقی، روحانی یا جسمانی ہوں اِن کا حصول قرآن کریم پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے اور اَتْمَمْتُ کہہ کر یہ اعلان پوری قوت سے فرما دیا کہ جو کچھ بھی انسان کی ضروریات تھیں اُن کو ہر لحاظ سے پورا کرنے والا صرف قرآن کریم ہے، کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کا قرآن کریم نے احاطہ نہ کیا ہو چاہے وہ انسان کی مادی ضروریات ہیں یا روحانی اور اخلاقی معیاروں کو حاصل کرنے کے ذرائع اور طریقے ہیں۔

اِس آیت کے ساتھ قرآن کریم نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب انسان کی بقا اِس تعلیم کے ساتھ ہی وابستہ اور یہ تعلیم کُل زمانہ اور تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہے اور قرآن کریم سے پہلے نازل ہونے والی ساری

تعلیمات جو مختلف انبیاء پر اُتریں وہ وقتی اور اُس زمانہ کے لحاظ سے تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کی وضاحت کے لیے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت کا مقصد بھی پورا ہو گیا اور آپؐ ہی وہ کامل اور آخری نبی ہیں جن پر اِس کمال درجہ کی شریعت نازل ہوئی۔ معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ جب یہ عقیدہ ہے اور قرآن کریم کو آخری شریعت اور آنحضرتؐ کو آخری نبی مانتے ہیں تو پھر آپؑ کے دعاوی کی کیا حیثیت ہے اور آپؑ کے اِس زمانہ میں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ تو اِس کا جواب آپؑ نے ایک جگہ اِس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر تم اسلامی تعلیم پر عمل کر رہے ہوتے تو پھر ٹھیک ہے میرے آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن زمانہ کی عمومی اور خاص طور پر مسلمانوں کی اپنی حالت اِس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ کسی معلّم کی ضرورت ہے۔

آپؑ نے اپنے لٹریچر، تحریرات اور کتب میں ہر جگہ یہ فرمایا ہے کہ مَیں آنحضرتؐ کی غلامی میں آپؐ کی شریعت اور دین اور قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے آیا ہوں۔ یہی کام ہے جسے آپؑ نے سرانجام دیا اور اِسی کے جاری رکھنے کے لیے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور یہی کام ہے جو جماعت احمدیہ آپؑ کے دیے ہوئے لٹریچر اور آپؑ کی بیان کردہ قرآنی تفسیر کے مطابق کر رہی ہے اور اِس بات پر ہر احمدی کو غور کرنا چاہیے کہ اِس مقصد کو ہم کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر تو ایک پروگرام ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن انفرادی طور پر بھی ہونے چاہئیں۔ پس ہماری بیعت کا مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھیں گے۔ اس کے لئے ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف ہمیشہ توجہ رکھنی چاہئے۔ اس کے لئے بہترین ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ارشادات ہیں۔

حضور نے فرمایا: قرآن کریم کے محاسن و خوبیاں میں کچھ عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کر رہا ہوں۔ آج بھی قرآن کریم کی تکمیل کے بارہ میں آپ علیہ السلام کے ارشادات تعلیم کی تکمیل پر پیش کروں گا۔

حضورِ انور نے فرمایا: دس شرائطِ بیعت میں بھی یہ بات شامل ہے کہ قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کروں گا۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس رمضان میں اس ہدایت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لے تو نہ صرف ہم اپنی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے بلکہ ہمارا معاشرہ بھی جنت نظیر معاشرہ بن جائے گا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے فرمایا کہ جو کچھ انسانی فطرت میں انتہا تک بگاڑ ہو سکتا ہے اور جس قدر گمراہی اور بدعملی میں وہ آگے سے آگے بڑھ سکتے ہیں ان تمام خرابیوں کی قرآن کریم کے ذریعہ سے اصلاح کی گئی ہے۔ اس لیے ایسے وقت میں اس نے قرآن کریم کو نازل کیا جب نوع انسان میں یہ سب خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں اور رفتہ رفتہ انسانی حالت نے ہر ایک عقیدہ اور بدعمل سے آلودگی حاصل کر لی

تھی اور یہی حکمتِ الٰہیہ کا تقاضا تھا کہ ایسے وقت میں اس کا کامل کلام نازل ہو۔ کیونکہ خرابیوں کے پیدا ہونے سے پہلے ایسے لوگوں کو ان جرائم اور بدعقائد کی اطلاع دینا کہ وہ ان سے بکلی بے خبر ہیں ان کے گناہوں کی طرف خود میلان کرنے کا کام دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علم و عرفان والے ایک عام آدمی کے بہر حال برابر نہیں ہو سکتے۔ جو کلام خدا کا کلام ہو اس کا انسانی کلام سے برتر ہونا ضروری ہے۔ علم الٰہی ہرگز انسانی کلام کے مشابہ نہیں ہو سکتا۔ پس قرآن کریم کا ہر لحاظ سے کامل ہونے کا دعویٰ ہے اور کوئی اس کے مقابل نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی ہے اُنہی میں اس کے اثرات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ پس یہ بھی قرآنی تعلیم کا خاصہ ہے کہ اس پر عمل کرنے والے ہی غیر معمولی برکات حاصل کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ فرقان مجید نے اپنی فصاحت و بلاغت کو صداقت اور ضرورتِ حقہ کے التزام سے آگاہ کیا ہے۔ تمام دینی صداقتوں پر احاطہ کر کے دکھایا ہے۔ اس میں ہر مخالف کے لیے براہین صادقہ بھری پڑی ہیں۔ جن اُمور میں فساد دیکھا اُنہی کے اصلاح کے لیے زور مارا ہے۔ انواع و اقسام کی بیماریوں کا علاج لکھا ہے۔ مذاہب باطلہ کے ہر وہم کو مٹایا ہے۔ ہر ایک اعتراض کا جواب دیا ہے۔ کوئی صداقت ایسی نہیں جس کو بیان نہیں کیا۔ کوئی کلمہ بلاضرورت نہیں لکھا۔ کوئی بات نہیں جو بے موقع بیان کی ہو۔ کوئی لفظ لغو طور پر بیان نہیں ہوا۔ بلاغت کو اس کمال تک پہنچایا کہ اس کا علم اوّلین و آخرین تک کے لیے اس کتاب میں بھر دیا۔ اس کی تعلیم ایسی ہے جس کی تفاسیر ہر زمانے کے لحاظ سے علم دیتی ہیں۔ کیا کبھی کسی نے ایسی کتاب دیکھی ہے جو تھوڑے سے لفظوں میں علم کا دریا بہا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر مذہب کو چیلنج دیا کہ آؤ اس کی خوبیاں میں تمہیں دکھاؤں اور آج تک کسی نے اس چیلنج کا جواب نہیں دیا۔ اس کے باوجود ہم احمدیوں پر توہین کا الزام لگایا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک مومن وہی ہے جو قرآن کریم کی کامل پیروی کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ نجات کے واسطے اللہ تعالیٰ نے بار بار بیان فرمایا ہے کہ اول اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھے، آنحضرت ﷺ کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن کریم کو کتاب اللہ سمجھے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے قرآنی وحی کی شان کے متعلق فرمایا کہ سنو خدا کی لعنت ان پر جو دعویٰ کریں کہ وہ قرآن کی مثل لا سکتے ہیں۔ قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جن نہیں لا سکتا اور اس میں وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنہیں انسانی علم جمع نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ کوئی نشان، تائید شامل نہ ہوتی۔ اگر میں نے قرآن کریم سے الگ راہ نکالی ہوتی یا کوئی امر داخل یا منسوخ کیا ہوتا یا رسول اللہ ﷺ سے الگ راہ نکالی ہوتی تو

لوگوں کا عذر معقول ہوتا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کا دشمن اور قرآن دشمن ہے۔ اب مَیں نے نہ کوئی قرآن میں تغیر کیا، اور نہ پہلی شریعت کا کوئی شعشہ بدلا بلکہ میں قرآن اور احکام قرآنی کی اور آنحضرت ﷺ کے پاک مذہب کی خدمت کے لیے کمربستہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے جس پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ کے ذریعہ ہی قرآن کریم کے علوم ہم تک پہنچے ہیں اور آپؑ نے ہمیں حقیقی علوم عطا فرمائے ہیں۔ ان لوگوں کو فکر کرنی چاہیے کہ جماعت پر الزام لگاتے ہیں۔ یہ لوگ جو باز نہیں آرہے اللہ تعالیٰ انہیں بغیر مواخذے کے نہیں چھوڑے گا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے قرآن کریم کے انصاف قائم کرنے کے متعلق حکم پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ اصول دنیا کے امن کی ضمانت ہیں۔ دنیاوی جنگوں میں ملوث قومیں اس اصول کو سمجھ لیں تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر انصاف قائم نہیں کریں گے تو تباہی یقینی ہے۔

قرآن کی کامل تعلیم کا اعلان کر کے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ اعلان فرمایا کہ اگر کوئی قرآن کے مقابل پر کوئی صداقت جو اس میں موجود نہ ہو وہ دکھا دے یا کوئی صداقت جو کسی اور کتاب میں اس سے بہتر بیان ہو ہمیں دکھا دے تو ہم سزائے موت قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

آج قرآن ہی دنیا میں واحد خدا کا کلام ہے جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور وحدانیت الٰہی اکمل طور پر موجود ہے اور قرآن خدا پر کوئی عیب نہیں لگاتا اور زبردستی کوئی تعلیم نہیں منواتا اور لوگوں کے اقوال یا افعال میں جو خرابیاں ہیں ان کی اصلاح کرتا ہے اور ہر فساد کی مدافعت اسی طرح کرتا ہے جس طرح وہ پھیلا ہوتا ہے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ ہمیں قرآن کو صحیح طور پر پڑھنے، سمجھنے اور اپنی عملی زندگیوں میں لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان کے بعد بھی ہم قرآن سے ایسے ہی فیض اٹھانے والے ہوں جیسے ہم رمضان میں حاصل کرتے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے رمضان میں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے مخالفین کے شر سے بچنے کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شریر کے ہاتھ کو روکے اور ان کی پکڑ کے سامان فرمائے۔ نیز دنیا کے عمومی حالات اور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی خصوصی دعاؤں کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ظالموں کے ظلم سے بچائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔